بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم سہ شنبہ

[illegible]

جلد ۳۰ | ۲۴ - ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۱۴ - ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ | ۲۴ - ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ - ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش رسیدہ تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس میں پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر تاحال پوری صحت نہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضُعف اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں ۔

مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بھی بخار وغیرہ کی وجہ سے ناساز ہے دوست ان کے لئے بھی دُعا کریں ۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۴ - ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

مُسلمان عورتوں کی حقوق وراثت سے محرومی اور تحریک پاکستان

مسلمانوں کے سیاسی حقوق پر ایک لمبے عرصہ سے اکثریت نے قبضہ کر رکھا ہے۔ پہلے تو مسلمانوں میں سیاسی شعور نہ تھا۔ اس لئے وہ اس حق تلفی کو برداشت کرتے رہے لیکن آہستہ آہستہ تعلیم کی روشنی ان میں پھیلنے لگی۔ اور وُہ بھی اپنا نفع نقصان سوچنے کے قابل ہُوئے۔ تو انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیا۔ ہندوؤں کو یہ بات ناگوار گزری۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو ان کے حقوق دینے میں تامل کیا۔ ایک لمبے عرصہ تک یہی کشمکش جاری رہی۔ اور اکثریت کا انکار پر اصرار دونوں قوموں میں اختلاف کو بڑھاتا گیا حتیٰ کہ آج مسلمانوں کا کثیر طبقہ پاکستان کا مطالبہ کرنے لگا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وُہ ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہو کر زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور یہ خیال روز بروز زیادہ پختگی اور وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ حال ہی جالندھر۔ لائل پور اور لاہور وغیرہ مقامات پر مسٹر جناح کی آمد پر منعقد شدہ جلسوں اور ان میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان کی رپورٹوں کا مطالعہ کرنے والے اس امر کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں ان دونوں مُسلمانوں کے جذبات کیا ہیں۔ اور پاکستان کی تحریک کس قدر زور پکڑتی جا رہی ہے۔ ہمسایہ اقوام میں یہ کشمکش سخت افسوسناک ہے۔ لیکن زبردست کی طرف سے زیردست کی حق تلفی کا نتیجہ دونوں میں کشیدگی کے سوا اور ہو بھی کیا سکتا ہے ۔

ایسے وقت میں جبکہ مسلمان زبردست کی طرف سے حق تلفی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے احساسات سے بخوبی آشنا ہیں۔ انہیں ایک ایسی حق تلفی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ جو ان کی طرف سے ایک کمزور طبقہ پر ہو رہی ہے اور ایک لمبے عرصہ سے ہو رہی ہے۔ اور جو کوئی سیاسی حق تلفی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ایک صریح اور واضح حکم کی نافرمانی اور شریعت اسلامیہ سے کھُلم کھُلا بغاوت ہے۔ اور جو صرف دوسرے فریق کے دل میں کشیدگی پیدا کرنے والی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا موجب اور انہیں اپنے پیدا کرنے والے کی گرفت میں لانے کا باعث ہے۔ یہ وُہ حق تلفی ہے۔ جو مسلمان عورتوں سے روا رکھ رہے ہیں۔ قرآن کریم نے عورت کے باقاعدہ حقوق مقرر کئے ہیں۔ اور وراثت میں اس کا حصہ رکھا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کی ادائیگی کی شدید اور بار بار تاکید فرمائی ہے لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج مسلمانوں نے اس ارشادِ خداوندی اور حکم قرآن کو نہایت بے پروائی سے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور اسکی حیثیت ان کے نزدیک اتنی بھی نہیں۔ جتنی خود ساختہ رسوم و رواج کی۔ وہ قوانین جو خود انہوں نے یا ان کے آباؤ اجداد نے مقرر کر دیئے۔ وُہ تو ان کے نزدیک پتھر پر لکیر ہیں اور ان سے سرمو انحراف انہیں گوارا نہیں۔ لیکن ان کے خدا نے جو قوانین مقرر کر دیئے۔ اور جس ضابطہ کی پابندی ان کے لئے ضروری قرار دی۔ اس کی انہیں کوئی پروا نہیں عورتوں کا مظلوم طبقہ صدیوں سے ان کے ہاتھوں حق تلفی کا شکار ہو رہا ہے اور وراثت میں اپنے جائز حصہ سے محروم چلا آ رہا ہے۔ وُہ ہندوؤں کے ہاتھوں اپنی حق تلفی پر تو اتنا شور مچا رہے ہیں اور اسے حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا اعلان کر رہے ہیں لیکن عورتوں کا حق دینے کی طرف انہیں کوئی توجہ نہیں۔ حالانکہ اگر وُہ غور کریں تو انہیں معلوم ہو۔ کہ ان کی حقوق بلکہ حکومت سے محرومی دراصل نتیجہ ہے۔ اس بات کا کہ انہوں نے عورتوں کے حقوق ادا کرنا چھوڑ دیئے۔ ان کی موجودہ بے کسی اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے اس بے کس اور بے بس طبقہ کے ساتھ ناانصافی کی۔ اور اب کہ انہیں یہ احساس ہو چکا ہے کہ کسی کے حق کو دبانا کس قدر تکلیف دہ چیز ہے۔ انہیں اس بات کو بھی محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ عورتوں کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔ اور پھر ان کے حقوق ان کو دینے کی طرف پُوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو اس سے خود ان کی حق تلفیوں کا ازالہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی دُور ہو کر وُہ دُنیوی لحاظ سے بھی عزت کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اور روحانی لحاظ سے بھی بے شمار فوائد حاصل کرنے والے بنیں گے۔

اس بارہ میں احمدی احباب کو بھی اپنا وُہ عہد یاد رکھنا چاہیئے۔ جو انہوں نے اپنے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ پر کیا تھا۔ اور بر سرِ عام کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا کہ وُہ اپنی عورتوں کو ان کے شرعی حقوق باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں گے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض شریعتِ اسلامیہ کا احیاء اور اسلامی تمدن کا دُنیا میں قیام ہے اور عورتوں کو ورثہ میں حصہ دینا اسلامی تمدن کا ایک نہایت اہم اور ضروری جزو ہے۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ وُہ اس پر پوری پابندی سے عمل کریں۔ اور اس بارہ میں دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہر شخص ورثہ میں عورتوں کو جائز حصہ دے اور اس بارہ میں کوتاہی کرنے والوں کو بھی کوشش کر کے اس پر کاربند کرے۔ بظاہر اس سے کسی قدر مالی نقصان کا خدشہ ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان رکھنے والا ایسے مفروضہ نقصانات کو کب خاطر میں لا سکتا ہے۔ وُہ جانتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی دنیا کے تمام زر و اموال

[illegible]

افراد اور جماعتیں تبلیغ خاص کے چندے کی طرف فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک تبلیغ خاص جس کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ "ضرورت ہے کہ ایک حد تک اس طبقہ میں جو علماء، رؤسا، امراء، یا پیروں اور گدی نشینوں کا طبقہ ہے۔ اس تک باقاعدہ سلسلہ کا لٹریچر بھیجا جائے" ... اور تکرار کے ساتھ علماء، رؤسا، امرا اور مشائخ۔ نیز نوابوں راجوں مہاراجوں اور بادشاہوں کو بھی چٹھیاں لکھی جائیں"

"اس کام کی ابتدا کرنے کے لئے میں نے ایک خط لکھا ہے جو پہلے اردو اور انگریزی میں اور اگر ضرورت پڑی۔ تو دنیا کے بادشاہوں اور ہندوستان کے راجوں مہاراجوں کی طرف بھیجا جائے گا۔ اس قسم کے خطوط بھی وقتاً فوقتاً جاتے رہیں۔ مگر اصل چیز اخبار الفضل کا خطبہ نمبر اور ٹریکٹ رائز ہے۔ جو ان کو ہر ہفتہ پہونچتے رہے"

ایسی اہم اور شاندار تبلیغ میں حصہ لینے کے لئے ہر احمدی کو بلایا گیا تھا۔ مگر ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے "تبلیغ خاص" میں باقاعدہ حصہ لیا گیا ہے ابھی بہت سی جماعتیں باقی رہتی ہیں۔ جن کی طرف سے نہ وعدہ اور نہ ہی رقم وصول ہوئی ہے۔ حالانکہ اس تحریک کو ایک مہینہ ہونے والا ہے۔ اور احباب کو حضور نے فوری توجہ کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ سابقون میں شامل ہونے کے لئے ایک ماہ کی مدت ہے۔ "اگر تو کوئی ایک ماہ تک بھیجدے گا۔ تو وہ شمار کر لیا جائیگا ورنہ نام کاٹ دیا جائے گا۔ کسی کو یاد دہانی نہ کرائی جائے گی"۔ چونکہ ایک مہینہ کی میعاد ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے جماعت کو خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بحیثیت جماعت اپنا وعدہ اور اس کا روپیہ ۳۰ نومبر تک بھیجنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی جماعت کے بعض افراد کے پاس ساری رقم نہیں۔ تو وہ وقت معین کردے۔ اور اس کے مطابق چندہ بھیجدے۔ اور اسی طرح براہ راست ارسال کرنے والے افراد بھی فوری توجہ فرمائیں۔ پس تبلیغ خاص کے متعلق یہ نہایت ضروری اعلان جماعتوں اور افراد کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ فائنل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سالانہ امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خطبہ الہامیہ، کشف الغطاء، آریہ دھرم، تقریر حقیقۃ المہدی، رسالہ جہاد اور گورنمنٹ انگریزی کے امتحان کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۲۹ ماہ حال کو ہوگا۔ لیکن اس تاریخ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق یوم التبلیغ ہے۔ اس لئے امتحان کے لئے ۶ فتح ۱۳۲۱ ہش مطابق ۶ دسمبر ۱۹۴۲ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ امتحان میں شریک ہونے والے براہ مہربانی نوٹ کر لیں۔ اور پوری تیاری کے بعد امتحان میں شریک ہوں۔ کسی معمولی عذر کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہونا درست نہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

تبلیغ خاص کے لئے پتہ جات

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ تبلیغ خاص کے لئے یہ طریق تجویز فرمایا تھا۔ کہ خاص خاص ذمہ وار اشخاص کو باقاعدہ تبلیغ کرکے ان پر حجت تمام کی جائے۔ اگر وہ جان بوجھ کر حق سے گریز کر رہے ہوں۔ تو گویا وہ خدا تعالےٰ کے بالمقابل آکھڑے ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کی گرفت میں ہوں۔ لیکن اگر ان کا انکار غلط فہمی پر مبنی ہو تو سمجھ آجانے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔ لہذا احباب کا فرض ہے۔ کہ احباب اس ضمن میں خاص خاص اشخاص کے پتہ جات سے مطلع فرمائیں۔ مثلاً بڑے بڑے مسلمان رؤسا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

علمی اور عملی تکمیل کے لئے قادیان میں بار بار آنا ضروری ہے

"یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ صبر کی حقیقت میں سے یہ بھی ضروری بات ہے۔ کونوا مع الصادقین صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو دور بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کہدیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے۔ اس وقت فرصت نہیں ہے۔ بھلا تیرہ سال کے موعودہ سلسلہ کو جو لوگ پالیں۔ اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں۔ اور خدا اور رسول کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں ⁂ ایں خیال است و محال است و جنوں

دین تو چاہتا ہے۔ کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھی جاتی ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے۔ اب پھر کہتے ہیں۔ کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے۔ اور ان باتوں سے جو خدا تعالےٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے۔ نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور حقیقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے۔ اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے ... اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو۔ اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو۔ اور سچی خوش قسمتی یہی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو رد کیا اور فضول سمجھو گے تو یقیناً رکھو خدا تعالےٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔" (الحکم جلد ۵ ۲۵)

یوم تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے یوم تبلیغ ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار مقرر ہے۔ اس دن ہر احمدی کا شغل "واحد تبلیغ" ہونا چاہیئے۔ سچے اخلاص اور دردمند دل کے ساتھ اس دن کو کامیاب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب یہ دن قریب آن پہنچا ہے احباب تیار رہیں۔

ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کاغذ کی مشکلات کے باوجود کچھ ٹریکٹ شائع کریں۔ جس کی فی الحال جماعتوں کو ایک ایک کاپی ارسال کی جائے گی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ کریں۔ اگر زیادہ مطلوب ہوں تو قیمتاً بھیجے جا سکیں گے۔ جس کا اعلان تیاری ٹریکٹ پر کیا جائے گا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مسئلہ ہندوستان

لنڈن سے ۲۱ نومبر کا رائٹر کا حسب ذیل تار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

سر محمد ظفر اللہ جج فیڈرل کورٹ۔ نے واشنگٹن سے روانہ ہونے سے پیشتر کہا کہ ہندوستان کا مسئلہ حل ہونے کے دو ہی راستے ہیں یا تو کانگرس مسٹر جناح کا مطالبہ منظور کرکے شمال مشرق اور شمال مغرب میں پاکستان منظور کرے۔ اور یا مہاتما گاندھی یا پنڈت جواہر لال نہرو۔ اور ان کے ساتھی یہ تسلیم کر لیں کہ مسلمانوں کے خطرات درست ہیں اور انگریزوں کو ہندوستان سے چلے جانے کا مطالبہ ترک کردیں۔ پیشتر اس کے کہ مسلمانوں کا غصہ [illegible]

مقام عمل باب الانوار سے قادر آباد جانیوالی سڑک ۲۶ نبوت ۸ بجے صبح (مہتمم وقار عمل)

ہوں نیز ممبر و بڑے بڑے زمینداروں نیز مسلمہ علماء اور پروفیسروں کے پتہ جات سے اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں باقاعدہ لٹریچر ارسال کیا جاتا رہے۔ (انچارج تحریک جدید)

280

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات میاں الہ یار صاحب ٹھیکیدار مہاجر افغان

(بوسیلہ صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱)

چونکہ میری ہمشیرہ اور بڑے بھائی دونوں قادیان میں بیاہے ہوئے تھے۔ اس لئے بچپن ہی سے میری قادیان میں آمد و رفت تھی اور اوائل زندگی میں حضور علیہ السلام سے ملاقات رہتی تھی۔ ایک دفعہ میں بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ حضور بالاخانہ میں رہا کرتے تھے۔ ایک خادمہ جس کا نام پیداں تھا۔ وہ جولاہی تھی۔ اور حضور کے گھر میں رہا کرتی تھی۔ اُس نے آوازیں دینا شروع کیں۔ کہ کھانا تیار ہے۔ لے لو۔ حضور نے ایک رسّی کے ساتھ ایک برتن باندھا ہوا تھا۔ (چھینکا) حضور نے وہ نیچے لٹکا دیا۔ اُس نے کھانا اس میں رکھ دیا۔ حضور نے اوپر کھینچ لیا۔ اور کھانے میں مشغول ہوگئے۔ ہاتھ میں کتاب تھی۔ کتاب پڑھتے جاتے تھے۔ اور بیچ بیچ سے لقمے لے کر کھاتے بھی جاتے تھے۔ ایک لڑکا جس کا نام حکم دین تھا۔ اور کاکا کے نام سے مشہور تھا۔ اُس نے آہستہ سے روٹی کھینچ لی۔ حضور علیہ السلام نے ایک دو دفعہ ہاتھ نیچے کیا۔ مگر روٹی نہ ملی۔ حضور نے نیچے دیکھا۔ تو علم ہوا کہ حکم دین نے کھینچ لی ہے۔ اس پر فرمایا۔ "اچھا تم کھانا چاہتے ہو۔ ہاں کھا لو"

حضور علیہ السلام کے گھر میں ایک کلار چکی ہوا کرتی تھی۔ جو بہت ہلکی چلتی تھی۔ اُس زمانہ میں وہ چکی بڑے بڑے امیروں ہی کے گھروں میں مل سکتی تھی۔

(۲)

حضور علیہ السلام کھیلوں میں بہت کم شریک ہوا کرتے تھے۔ مگر کبھی کبھی کھیل بھی لیتے تھے۔ ایک زمانہ میں میں نے حضور علیہ السلام کو ریتی چھلّہ میں کافی مدت تک روزانہ دوڑتے دیکھا۔ حضور دوڑ میں ہمیشہ دوسروں سے آگے نکل جایا کرتے تھے۔ اس دوڑ میں حضور کے ساتھ تین شخص ہوا کرتے تھے۔ ایک نظام دین موچی دوسرے طفی شاہ۔ اور تیسرے امام دین جولاہا۔ یہ دوڑ میل میل لمبی ہو جایا کرتی تھی۔ نظام دین اور طفی شاہ تو یہیں رہے۔ اور یہیں فوت ہوگئے۔ نظام دین کی قبر میرے احاطہ میں ہے۔ مگر نشان اب مٹ چکا ہے۔ طفی شاہ کی عبدالرحمٰن مٹھائی والے کی دکان میں قبر ہے۔ مگر اس کا نشان بھی اب مٹ چکا ہے۔ امام دین کہیں چلا گیا۔ اور بعد میں یہ سنا گیا۔ کہ وہ بھی آوازیں دیتا تھا۔ کہ امام مہدی پیدا ہوگیا۔ مسیح پیدا ہوگیا ہے۔ مختلف شہروں میں وہ یہ آوازیں دیتا تھا۔ حالانکہ اس وقت حضور علیہ السلام کا دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ براہین احمدیہ بھی تصنیف نہیں ہوئی تھی۔

(۳)

حضور علیہ السلام گھر سے چنے لایا کرتے تھے۔ جنہیں ہم بھنا کر لا دیتے تھے۔ حضور ان میں سے تھوڑے سے کھاتے باقی تقسیم فرما دیتے تھے۔

(۴)

حضور علیہ السلام کو میں نے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ بازو پکڑتے بھی دیکھا ہے۔ جس وقت حضور سیالکوٹ میں ملازم تھے۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے لئے آپ کی والدہ ماجدہ نے دو جوڑے کپڑوں کے اور کچھ پنیاں۔ (رفتا سنڈہ وغیرہ کی قسم کے لڈو) ایک شخص منگل حجام کے ہاتھ سیالکوٹ روانہ کیں۔ منگل واپسی پر ہمارے گاؤں سے گزرا تھا۔ اُس نے ہمیں بتایا۔ کہ جب میں یہ چیزیں لے کر سیالکوٹ گیا۔ اور حضور کے آگے رکھ دیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ جو تمہارے حصہ میں آتا ہے تم لے لو۔ اور جو میرا حصہ ہے۔ مجھے دے دو۔ میں نے کہا۔ حضور یہ آپ کے لئے ہیں۔ اماں جان نے آپ کے لئے بھیجی ہیں۔ فرمایا۔ تم اتنی دور سے اُٹھا کر لائے ہو۔ تم اپنا نصف حصہ ضرور لے لو۔ آخر مجھے ایک جوڑا کپڑوں کا۔ اور کچھ پنیاں دے دیں۔ اور فرمایا۔ کہ اماں جی کو جا کر کہنا۔ کہ مجھے یہاں سے جلد واپس بلوالیں۔ میرا دل یہاں نہیں لگتا۔ لوگ ناجائز کاموں میں زندگی بسر کرتے ہیں اور میرا دل ان کو دیکھ کر کڑھتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام جب ملازمت سے واپس آئے۔ تو میں نے حضور سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ یہ صحیح بات ہے۔ منگل نے جو میرے لئے اس قدر تکلیف اٹھائی۔ تو اس کا حصہ اُسے ضرور دینا چاہیئے تھا۔

(۵)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ اس وقت حضور علیہ السلام کی عمر ۲۵-۳۰ سال کے قریب ہوگی۔ کہ آپ کے والد صاحب کا اپنے موروثیوں سے جھگڑا ہوگیا۔ موروثی درخت کاٹ لیا کرتے تھے۔ مگر حضور کے والد صاحب فرماتے تھے۔ کہ زمین ہماری ہے۔ لہذا درخت بھی ہمارے ہیں۔ یہ کیوں کاٹتے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے موروثیوں پر دعوےٰ دائر کر دیا۔ اور حضور علیہ السلام کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ حضور کے ساتھ بطور گواہ ایک شخص سوما خاکروب اور دوسرا حکم دین تھا۔ ایک گھوڑا بھی ساتھ تھا۔ مگر حضور پیدل ہی گئے۔ حضور نے پسند نہ فرمایا۔ کہ یہ لوگ پیدل چلیں اور میں سوار ہو کر چلوں۔ جب نہر سے گزر کر تتلے والا گاؤں میں پہنچے تو سایہ میں آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ابا جان یونہی زبردستی کرتے ہیں۔ درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ غریب لوگ اگر کاٹ لیا کریں۔ تو کیا حرج ہے۔ میں تو یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں۔ ہاں ہمارا ان میں حصہ ہو سکتا ہے۔ موروثیوں کو آپ پر اس قدر اعتماد تھا۔ کہ جب حضور علیہ السلام عدالت میں پہنچے اور مجسٹریٹ نے موروثیوں کو کہا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ حضور مرزا صاحب سے دریافت کریں۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے حضور سے پوچھا۔ حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک تو درخت کھیتی کی طرح ہیں جس طرح کھیتی میں ہمارا حصہ ہے ایسے ہی درختوں میں بھی ہے۔ چنانچہ مقدمہ موروثیوں کے حق میں ہوگیا۔ جب حضور علیہ السلام واپس قادیان پہنچے اور اندر جا کر بیٹھ گئے۔ تو بڑے مرزا صاحب نے حکم دین سے پوچھا۔ کہ کیا فیصلہ ہوا ہے اُس نے کہا۔ کہ میں تو باہر تھا۔ مرزا صاحب اندر گئے تھے۔ انہوں نے حضور کو بلایا۔ حضور نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ اس پر بڑے مرزا صاحب بڑے ناراض ہوئے۔ اور حضور کو ملاں ملاں کہہ کر کوسنے لگے۔

(۶)

ایک دفعہ میرے بڑے بھائی محمد اکبر صاحب مرحوم نے مرزا اعظم بیگ صاحب کے مختار بڈھا مل سے ڈھاک نامی درختوں کا ٹھیکہ لیا۔ جو گاؤں سے لے کر عیدگاہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہ ۱۸۸۵ء کی بات ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہماری ضیافت کی۔ ہمارے ساتھ کچھ مزدور تھے۔ ہم دس پندرہ آدمی تھے۔ حضور علیہ السلام نے دو مجموں میں کچھ زردہ اور پلاؤ بھیجا۔ عبداللہ حجام کا باپ اُٹھا کر لایا تھا۔ ہم کھانا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ کھانے والے زیادہ تھے۔ اور کھانا تھوڑا تھا۔ ہم پریشان ہوئے کہ ہم نے خود بھی کھانے کا انتظام نہیں کیا۔ اور انہوں نے بھی بہت تھوڑا کھانا بھیجا ہے۔ آخر یہ سوچا کہ پہلے آیا ہوا کھانا کھا لیں۔ پھر اور تیار کر لیں گے۔ چنانچہ ہم نے کھانا شروع کیا۔ اور خوب سیر ہو کر کھایا۔ مگر باوجود اس کے کھانا پھر بھی بچ گیا۔ جسے ہم نے دوسرے دن کھایا۔ اس قسم کا لذیذ اور خوشبودار کھانا میں نے عمر بھر نہیں کھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک

ایک اور فیصلہ کن حوالہ

جماعت احمدیہ قادیان کا دعوے ہے۔ کہ عقائد و اعمال میں ہمارا موجودہ مسلک وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں تھا۔ ہم نے اس مسلک میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے برخلاف جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی دعوے کرتے ہیں۔ کہ موجودہ جماعت احمدیہ قادیان پرانے مسلک سے منحرف ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ حضور کو نبی نہ مانتی تھی۔ اور اب قادیان والے حضور کو نبی مانتے ہیں۔ پہلے جماعت احمدیہ منکرین حضرت مسیح موعود کو کافر نہ جانتی تھی۔ اور اب قادیان والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام میں جماعت احمدیہ غیر احمدیوں کی اقتدا میں نمازیں پڑھا کرتی تھی۔ اور اب قادیان والے اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ غرض غیر مبایعین کے زعم میں جماعت احمدیہ کا موجودہ مسلک اپنے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے مسلک سے مخالف ہے۔ غیر مبایعین کے موجودہ عقائد یہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں۔ اور نہ آپ کے منکر کافر ہیں۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ غیر مبایعین کا یہ رویہ ان کے اس مسلک سے بالکل مختلف ہے۔ جس پر وہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کاربند تھے۔ اگر غیر مبایعین یہ کہتے کہ پہلے ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی مانا کرتے تھے۔ مگر اب ہمیں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ تو ہرگز ضرورت نہ ہوتی کہ ان سے گزشتہ مسلک کو پیش کر کے ان پر انحراف کا الزام ثابت کیا جاتا۔ لیکن چونکہ وہ مسلک میں تبدیلی کے باوجود بھی ادعا کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے مسلک پر قائم ہیں۔ اس لئے ان پر اتمام حجت کے لئے ان کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ہماری طرف سے بہت سے حوالے پیش ہو چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آج ہم ایک اور قطعی حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جماعت احمدیہ کے وہی عقائد اور وہی اعمال تھے جن کی معتقد اور پابند آج جماعت احمدیہ قادیان ہے۔ لاہوری پارٹی ان عقائد حقہ سے انحراف اختیار کر چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں ایک غیر احمدی نے استفسار کیا کہ "کیا آپ کے فرقہ کو سوائے مخالفوں کے دوسرے مسلمانوں سے مل کر نماز پڑھ لینے کی اجازت ہے؟"

اس کا جواب حضور علیہ السلام کے ایک ممتاز صحابی حضرت حکیم فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے قلم سے سلسلہ کے اخبار بدر میں حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوا کہ "دوسرے مسلمان مخالف ہوں یا غیر مخالف ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا اس طرح جائز ہے۔ کہ ایک جگہ میں اپنی اپنی نماز ہر ایک پڑھ لے۔ یا ہمارے فرقہ کا آدمی امام ہو۔ اور دوسرے پیچھے پڑھیں۔ اور اگر سوائے اپنے فرقہ کے کوئی اور امام ہو۔ تو ہمارے فرقہ والے کی نماز اس کے پیچھے جائز نہیں۔ اس لئے کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والے ہمارے نزدیک بلکہ کل اہل اسلام کے نزدیک کافر ہیں۔ اور کافر کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اول تو وہ حضرت کو نعوذ باللہ کافر سمجھتے ہیں۔ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ دوم حضرت مرزا صاحب نبی اللہ ہیں۔ اور نبی کا منکر کافر ہے بالاتفاق۔ سوم۔ ہمارے مخالفین اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ آئیں گے۔ اور ان کا منکر کافر ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کا مدلل اور سچا دعوے ہے۔ کہ میں وہی نبی اللہ عیسےٰ ہوں۔ جس کے آنے کی نسبت اللہ تعالےٰ نے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی۔ پس ان کا منکر بھی بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا ہماری نماز ان کے پیچھے جائز نہیں۔ چہارم ہمارے مخالف تمام مانتے ہیں۔ بلکہ ہمارے انکار سے بہت ناراض بھی ہیں۔ کہ جب مہدی علیہ السلام ان کا خونی مہدی آوے گا۔ تو جو انکار کریگا اس کو بلا فہم و تفہیم قتل کرتا جاوے گا۔ کیا ان کے منکر کافر ہوں گے۔ اس سے قتل کرے گا۔ یا وہ ظالم ہوگا۔ کہ بے گناہ قتل کرتا جائے گا۔ پس مرزا صاحب وہی مہدی منتظر ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یہ صلح کے لئے آئے ہیں نہ ڈاکو بن کر۔ پس ان کا منکر بھی کافر ہے۔"

(اخبار بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

غیر مبایع بھائی خدارا اخبار بدر کا مندرجہ بالا حوالہ بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنے موجودہ عقائد کے نادرست ہونے کا صاف اقرار کریں۔ ان میں سے ہر ایک جناب مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرے۔ کہ آپ تو کہتے تھے۔ کہ نبوت مسیح موعودؑ کا عقیدہ جناب میاں صاحب نے ۱۹۱۴ء میں ایجاد کیا ہے۔ لیکن یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضورؑ کے ناشر سلسلہ کے اخبار میں حضور کے ممتاز صحابی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو نبی اور حضور کے منکروں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے خواہ وہ مخالف ہوں یا مخالف نہ ہوں۔ نماز کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی اس کے خلاف آواز بلند نہیں کرتا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی خاموش رہتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تردید نہیں کرتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کا موجودہ مسلک بالکل غلط اور جماعت احمدیہ کے مسلک کے سراسر خلاف ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

کفارہ کا بے بنیاد عقیدہ

محقق۔ (پادری صاحب سے) پادری صاحب کیا مسیح اپنے زور سے نیک بنا یا خدا نے اسے نیک بنایا تھا۔ اگر خدا نے اسے نیک بنایا تھا۔ تو پھر الزام آئیگا۔ کہ خدا نے ہمیں کیوں گنہگار پیدا کیا۔ اور مسیح کی کوئی خوبی نہیں رہتی۔ مسیحیوں کا خیال ہے کہ سب انسان گنہگار پیدا ہوتے ہیں صرف مسیح نیک تھا۔ اور اس نے بے گناہ سولی پا کر ہمارے گناہ اپنے سر اٹھا لئے؟

پادری صاحب۔ مسیح خود نیک بنا اپنے اعمال سے۔

محقق۔ اگر وہ اپنے اعمال سے نیک بنا تو ہم کیوں نہیں بن سکتے۔ اور کفارہ کے محتاج ہیں۔

پادری صاحب۔ ہم آدم کی اولاد ہیں۔ اس نے گناہ کیا تھا۔ اس لئے اس کے ورثہ میں ہمیں گناہ ملا ہے۔ لیکن مسیح بن باپ تھا اس لئے اس نے گناہ کا ورثہ نہیں پایا۔

محقق۔ پادری صاحب توریت دکتاب پیدائش میں لکھا ہے۔ کہ شیطان نے پہلے حوا کو ورغلایا۔ اور حوا نے آدم کو۔ شیطان نے پہلے حوا کو کیوں ورغلایا۔

پادری صاحب۔ اس لئے کہ حوا زیادہ کمزور تھی

محقق۔ جب حوا آدم سے زیادہ کمزور تھی۔ تو آدم جو زیادہ مضبوط تھا اس کی اولاد زبردست ہونی چاہیئے اس اولاد سے جو صرف عورت کے پیٹ سے پیدا ہو۔

پادری صاحب۔ کیا مٹی سے سونا نہیں نکلتا

محقق۔ اگر مٹی سے سونا نکلتا ہے تو آدم وحوا کی اولاد نیک ہو سکتی ہے۔ کفارہ کی کیا حاجت ہے۔

پادری صاحب (بدل کر) بھلا مٹی سے سونا کیونکر نکل سکتا ہے۔ سونے سے سونا نکلتا ہے

محقق۔ اگر سونے سے سونا نکلتا ہے تو مسیح نیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ عورت کی اولاد ہے اور عورت گنہگار ہے۔ پھر بھی کفارہ باطل ہوا۔

اس کے جواب میں پادری صاحب نے خاموشی کو زیادہ مناسب سمجھا۔ خاکسار شیخ غلام مصطفیٰ بی اے

281

جاوا کی آگ

(از جناب مولوی محمد دین صاحب سابق مبلغ امریکہ)

امام مہدی کے ظہور کے لئے جو علامات بطور ارہاص احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ مشرق میں ایک بڑی آگ ظاہر ہو گی (حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۰۹ و اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۷) یہ علامت ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں ظاہر ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اس آگ کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ ذیل میں اس آگ کی کیفیت ایک انگریزی رسالہ سے درج کی جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آگ ایک غیر معمولی نشان کا رنگ اپنے اندر رکھتی تھی۔

جاوا اور سماٹرا کے درمیان جو پانی کا ٹکڑا ہے۔ اس کو آبنائے سنڈا کہتے ہیں۔ اس آبنائے میں بعض چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام کریکاٹوآ ہے، اس میں ایک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو اس جزیرہ کے نام پر موسوم ہے۔ دو سال تک یہ آتش فشاں پہاڑ ایسا خاموش رہا۔ گویا اس میں اب آتش فشاں مادہ ختم ہو چکا ہے۔ مگر ۲۶ اگست ۱۸۸۳ء کو دوپہر کے وقت ایک بجے کے قریب وہ یک بیک پھوٹ پڑا۔ اس وقت ایک انگریزی جہاز چارلس بل قریباً ۱۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس کے ملاحوں نے ایک دہشت ناک آواز سُنی۔ اور ساتھ ہی وُہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کریکاٹوآ کا سارا رقبہ جو قریباً نو میل وسیع تھا۔ دفعۃً آسمان کی طرف اڑا۔ اور اس تیزی کے ساتھ گیا۔ جس طرح کہ ہوائی آسمان میں جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک بہت بڑے فوارے کی دھار کی صورت میں زمین سے آسمان کی طرف بہت بڑی بڑی چٹانوں کے ٹکڑے اڑنے شروع ہوئے۔ جن کے ساتھ آگ کی بڑی بڑی لپٹوں والے شعلے اور لہردار دھوئیں کی گھٹائیں تھیں۔ ان پتھروں۔ شعلوں۔ اور دھوئیں کی اونچائی ۱۷ میل تک اندازہ کی گئی۔

تمام مشرقی آسمان پر گھٹا ٹوپ دھوئاں چھا گیا۔ جس میں بجلی دمبدم کوندتی ہوئی نظر آتی تھی۔ اس کے چند لحظہ بعد کسی چیز کے پھٹنے کی آواز آئی۔ جو نہایت مہیب اور کانوں کو پھاڑنے والی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہزاروں بڑی توپیں یک وقت داغی جا رہی ہیں۔ یہ خوفناک آوازیں ایک خاصے لمبے عرصہ تک جاری رہیں۔ اس کے بعد اس انگریزی جہاز پر جو دس میل کے فاصلہ پر تھا پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہ پتھر جو بارش کی صورت میں گر رہے تھے۔ انسانی سر کے برابر تھے۔ پھر جھاوان پتھر کی ایک تہ ۵ فٹ گہری پانی کی سطح پر جم گئی۔ جس میں جہاز چلانا مشکل ہو گیا۔

یہ سنگ باری دم بدم بڑھتی جا رہی تھی یہانتک کہ ۵ بجے کے قریب جاوا اور سماٹرا میں ہر انسان یوں محسوس کرنے لگا۔ گویا اس کے کان کا پردہ شق ہونے کو ہے۔ مغربی آسٹریلیا وہاں سے ۱۷۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں توپوں کے مسلسل داغنے کی آواز سن کر لوگ متحیر تھے

تین ہزار کے فاصلہ پر ایک جزیرہ راڈریگیس نامی تھا۔ وہاں کے پولیس افسر نے رپورٹ کی کہ گولہ باری کی آواز سنی گئی ہے۔ یہ جزیرہ اتنے فاصلہ پر ہے کہ وہاں آواز پہونچنے میں ۴ گھنٹہ کا وقفہ درکار ہے۔ مگر یہ آواز وہاں تک جا پہنچی۔ یہ مہیب آواز دوسری صبح تک جاری رہی۔ جس کے ساتھ ایک بہت بڑی گڑگڑاہٹ تھی۔ اور آخر کو چار بڑے جھٹکے اور رعد کے کڑکوں کے ساتھ یہ ختم ہوئی۔ جہانتک انسانی تاریخ میں آتش فشاں پہاڑ یا کسی اور کڑک اور مہیب آواز کا ذکر ہے۔ اس میں اس دھماکے کی نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح جسقدر راکھ یا اور مادہ اس آتش فشاں پہاڑ نے اگلا۔ وہ بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے مثلاً اس دھماکے کی وجہ سے جو ریلا یا لہر کی جو صورت میں اردگرد کے سمندری علاقہ میں پیدا ہوئی۔ اس کا صرف اسی امر سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ پانی کی لہر ۲۷ فٹ اونچی ساحلی علاقہ پر یکایک آگری جس کی وجہ سے ۳۶ ہزار صرف انسانی جانیں تلف ہوئیں۔ اور اس تندی اور طوفانی کیفیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ۵ ہزار میل سے کچھ زائد فاصلہ پر افریقہ کے جنوب میں کیپ ٹاؤن کے پاس بھی اس لہر کا دھکا پہونچا۔ لیکن وہاں وہ ۲۷ فٹ کی بجائے صرف ڈیڑھ فٹ اونچی رہ گئی تھی۔ علاوہ ازیں جو مٹی اور راکھ اس پہاڑ سے نکل کر آسمان تک پہونچی۔ اس کی اونچائی اندازہ ۳۰ میل تک کیا جاتا ہے۔ مگر چوڑائی کے لحاظ سے یہ دنیا کے بہت وسیع حصہ تک پھیل گئی۔ ساری سردی کے موسم میں صبح و شام تمام دنیا میں طلوع و غروب آفتاب کے وقت اس خاص قسم کی روشنی کا نظارہ دکھائی دیتا رہا۔ بلکہ بعض دفعہ لنڈن اور امریکہ کے بعض علاقوں میں۔ اور یورپ کے بعض حصوں میں لوگوں کو شبہ ہوا۔ کہ ان کے قرب و جوار میں کہیں بہت بڑی آگ لگ گئی ہے۔ اور آگ بجھانے والے انجن اس دھوکہ میں ادھر اُدھر دوڑتے رہے۔ یہ حالت سات آٹھ ماہ تک جاری رہی۔ اور جب تک نیا موسم بہار شروع نہ ہوا۔ آسمان کی صورت ایک غیر معمولی حالت میں رہی۔

ماخوذ از رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۰ نومبر ۱۹۴۲ء

احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے دورہ کا پروگرام

صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا نے ضلع گورداسپور میں احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے لئے دورہ شروع کر دیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے دورہ کے لئے صاحبزادہ صاحب ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء کی شام کو یہاں سے انشاء اللہ روانہ ہوں گے۔ آپ کے ساتھ لفٹنٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب۔ اور چودھری ظہور احمد صاحب بھی ہوں گے۔ دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

تاریخ	مقام	وقت
۲۸ نومبر۔	ڈیریانوالہ۔	۱۱ بجے صبح
"	لوہلا مہاراں	۴ بجے شام
۲۹ نومبر۔	گھٹیالیاں	۱۱ " صبح
"	گھنوکے ججہ	۴ " شام
۳۰ نومبر۔	ڈسکہ	۴ " شام
یکم دسمبر۔	سیالکوٹ	۱۱ بجے صبح
"	چونڈہ	۴ " شام
۲ دسمبر۔	قادرآباد	۱۰ بجے صبح
"	کھیوہ	۴ بجے شام

ناظر امور عامہ و خارجہ

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پہ لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا اور نفع لائے گا۔

ناظر بیت المال

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۱۰

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

پنجاب کی صنعت و حرفت پر تبصرہ

محکمہ صنعت و حرفت کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے جو غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کے باوجود صوبہ میں صنعتوں کی حالت بحیثیت مجموعی اچھی رہی۔

صنعت و حرفت کو بحیثیت مجموعی بہت سی اشیاء کے نرخ بڑھ جانے۔ خام مصالح اور مشینری کی قلت۔ یورپین منڈیوں کے بند ہو جانے اور نقل و حمل کے متعلق مشکلات اور غیر یقینی حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن خوش قسمتی سے اداروں کی کثیر تعداد کی صورت میں ان بظاہر نقصانات کی تلافی یوں ہو گئی۔ کہ جنگ کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچا۔ مثلاً غیر ملکی مقابلہ کے محدود ہو جانے اور مشرق میں منڈیوں میں مال کی زیادہ کھپت کی وجہ سے بعض قسم کی صنعتوں میں توسیع و ترقی ہوئی۔ اور اس سے مال کی درآمد کے بالمقابل مال کی برآمد زیادہ ہوئی۔ سال زیر تبصرہ کے دوران میں محکمہ مذکور کی سرگرمیوں میں بہت توسیع و ترقی ہوئی جس کا باعث وہ کثیر منافع تھے۔ جو محکمہ کے زیر انتظام متعدد اداروں کو حاصل ہوئے۔

کارخانوں اور مزدوروں کی تعداد میں اضافہ

صوبہ میں کارخانوں کی مجموعی تعداد ۹۱۷ سے بڑھ کر ۹۲۷ ہو گئی۔ نئے کارخانوں میں نیشنل سٹیل ورکس لاہور چھاؤنی اور آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری لاہور کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان مزدوروں کی تعداد جو مختلف صنعتوں میں کام کر رہے ہیں ۷۸۳۰۲ سے ۸۱۱۹۷ ہو گئی۔

جنگ کے دوران میں خوشحالی کا دور

جنگ کی وجہ سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن میں سٹیل اور انجینئرنگ سے متعلق صنعتوں کو خوشحالی کا پورا حصہ ملا۔ اس سے صرف ایک صنعت محروم رہی۔ اور وہ زرعی آلات تیار کرنے کے متعلق ہے۔ ری رولنگ ملز نے بھی اچھا کاروبار کیا۔ کیونکہ فوجی ضروریات کے لئے انہیں کثیر فرمائشیں پورا کرنی پڑیں۔ مرہم پٹی کا سامان اور آلات جراحی تیار کرنے والے اداروں کی حالت بھی اچھی رہی۔ غیر ملکی مال کی درآمد کم ہو جانے کی وجہ سے شیشے کے سامان کی صنعت کی حالت بھی بہتر ہو گئی۔ لوہے اور دوسری قسم کی دھاتوں کے کارخانوں میں سال مذکور کے دوران میں مزدوروں کی حالت غیر معمولی طور پر اچھی رہی۔ موزے۔ بنیان وغیرہ تیار کرنے والوں نے فوجی مطالبات اور غیر ملکی مقابلہ نہ ہونے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ صرف لدھیانہ میں تقریباً پچاس لاکھ روپیہ کا سامان تیار ہوا۔ چمڑا رنگنے کی صنعت کی حالت بھی محکمہ مذکور کی مؤثر امداد کے ذریعہ نمایاں طور پر اچھی رہی۔

دوسری صنعتیں

تیل نکالنے کے کارخانوں نے نرخ بڑھ جانے اور مطلوبہ کیمیائی اشیاء کی قلت کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا۔ بلکہ پیداوار میں دس فیصدی کا اضافہ ہو گیا۔ دریاں اور قالین بنانے کی صنعت و حرفت کی حالت بھی اوسط درجہ کی رہی۔ کیونکہ اس سے سابقہ یورپین گاہکوں کی بجائے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا کے گاہک مل گئے۔ اہم خانگی مصنوعات میں دستی کھڈیوں پر کپڑا بننے کی صنعت کی حالت سب سے اچھی رہی۔ لدھیانہ میں اون بننے والوں کا کاروبار خاص طور پر اچھا رہا۔ پانی پت میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی مالیت کے کمبل تیار کئے گئے۔ اور صرف لدھیانہ میں ایک کروڑ روپیہ کا سامان بنایا گیا۔ لدھیانہ اور انبالہ میں اٹھارہ لاکھ روپیہ کی مالیت کی دریاں تیار کی گئیں۔ بد قسمتی سے چادروں اور اونی ساڑھیوں کی تیاری میں بہت کمی واقع ہوئی۔ اور مصنوعی تاروں کی مقبولیت کی وجہ سے کاتے ہوئے ریشم کی صنعت کے معدوم ہو جانے کا خدشہ ہے۔

ورزشی سامان

جہازوں میں مال روانہ کرنے کی شرحوں کے زیادہ ہو جانے کے باعث کھیل کود اور ورزش کا سامان تیار کرنے کی صنعت کو نقصان پہنچا۔ اسی طرح تانت تیار کرنے والوں کو بھی نقصان پہنچا۔ چونکہ ملازمت کے متبادل ذرائع جو فوج کی بدولت حاصل ہوئے۔ انکی وجہ سے بیکاری نہیں ہوئی

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

راولپنڈی۔ مولوی چراغدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں:۔ کہ تین تا ۱۵ نومبر جماعت کی تربیت و تنظیم کا کام کیا۔ بعض مقامی تنازعات کو رفع کیا۔ ہفتہ تعلیم و تلقین کے سلسلہ میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارے میں احباب جماعت کو نوٹ لکھوائے۔ پانچ لیکچر دئے۔ ایک لیکچر آریہ سماج کی دعوت پر ایک مذہبی کانفرنس میں "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر دیا۔ قرآن کریم و حدیث کا درس باقاعدگی سے جاری رہا۔

ویرووال:۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار اور مولوی عبدالغفور صاحب ویرووال گئے۔ اور تین لیکچر دیئے۔ جلسوں میں غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات شامل ہوئے۔ اور ہر ایک لیکچر دلچسپی سے سنے گئے۔ علاوہ ازیں جماعت کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دی۔

انبالہ شہر:۔ کرامت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ مقامی جماعت کے دوست مستعدی سے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ تبلیغ کے ۹ حلقے مقرر ہیں۔ اس ماہ ۱۸ آدمی زیر تبلیغ رہے۔ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا جماعت نے خاص مستعدی سے اس جلسہ میں کام کیا۔ نیز ہفتہ تعلیم و تلقین نہایت اچھی طرح منایا گیا۔ اور حسب انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حاضر ہوتے رہے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارے میں تمام مقررہ شقوں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ بابو عبدالغنی صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپ نے نہایت تفصیل و عمدگی سے اسباق کو دُہرایا۔

سانڈھن:۔ مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سانڈھن یکم تا ۱۵ نومبر کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ اور انفرادی طور پر ہندو غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی گئی۔ اکبر پور۔ گھنٹہ بنگلہ۔ علی گنج۔ چھپرا مئو علی پور کھیڑا۔ باقی پور۔ مین پوری۔

اکبر پور میں ایک ہندو معزز کی صدارت میں ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر دیا۔ مین پوری میں غیر احمدی اصحاب کی طرف سے آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس میں لیکچر کی دعوت دی گئی۔ خاکسار نے "مجھے میری مذہبی کتاب کیوں پسند ہے" کے موضوع پر تقریر کی جس کا خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر پڑا۔

خواجہ رشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی اپنی رپورٹ یکم لغایت ۱۴ نومبر لکھتے ہیں۔ کہ

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سوہیٹی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں جس نے استعمال کیا اس کو اُن کی تعریف میں رطب اللسان پایا زنانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں

پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

282

وظائف جوبلی فنڈ

جوبلی فنڈ سے وظائف کے لئے آئندہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ وظائف صرف ایسے احمدی طلباء کو دیئے جائیں۔ جو کسی یونیورسٹی میں انٹرنس یا ایف۔ اے یا بی۔ اے میں ٹوٹل نمبروں کے لحاظ سے اول۔ دوئم یا سوئم رہیں۔

اگر کسی سال کسی امتحان میں ایک سے زیادہ احمدی طلباء معیار استحقاق پر آئیں۔ تو اُن میں سے اونچے درجے پر رہنے والے صرف ایک طالب علم کو وظیفہ ملے گا۔ اول دوئم یا سوئم رہنے کا معیار یہ ہوگا۔ کہ وہ تمام امتحان دینے والوں میں سے اول دوئم یا سوئم رہے۔ یہ نہیں کہ صرف مسلمانوں میں سے یا احمدیوں میں سے۔ لڑکیوں کے لئے صرف یہ رعایت ہوگی۔ کہ یونیورسٹی کے سارے امیدواروں میں سے (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) جو چوتھے نمبر پر بھی آئے گی۔ اُسے بھی وظیفہ حسب معیار دیا جائیگا۔

اگر بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں کوئی احمدی طالب علم ریکارڈ توڑے۔ تو اسے ایک سو روپیہ ماہوار تک یورپ یا امریکہ کی کسی یونیورسٹی کے لئے پانچ سال کے واسطے وظیفہ دیا جائیگا۔ بشرطیکہ یونیورسٹی اور مقام اور مضامین تحریک جدید کے منظور کردہ ہوں۔ آنے جانے کے اخراجات کے ضمن میں جہاز کے (ڈیک کے) کرایہ میں سے نصف رقم تک امداد کی جائیگی۔ اور اس کے علاوہ مبلغ یکصد روپیہ بالمقطع دیگر اخراجات کے لئے دیا جائے گا۔ پورے اخراجات کرایہ و دیگر اخراجات کی ذمہ واری تحریک جدید پر نہیں ہوگی۔ انٹرنس کے نیچے کسی امتحان کے نتیجہ میں کسی قسم کا وظیفہ کسی کو نہیں دیا جائیگا۔

بی۔ اے کے بعد صرف لاء کالج انجنیئرنگ کالج اور انگریزی یا سائنس یا حساب کے ایم۔ اے کے لئے وظیفے دیئے جائیں گے۔

اگر کوئی مولوی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی میں اول رہے۔ اور مزید عربی تعلیم کی سٹڈی کے لئے پوسٹ گریجوایٹ کی تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ تو اُسے پچیس ۲۵ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ جامعہ احمدیہ میں مطالعہ کے ایام گذارے۔ اور اس کا کورس بتوسط پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ۔ تحریک جدید منظور کرے۔

نوٹ:۔ اعلان مندرجہ بالا کی شرائط کے بموجب انٹرنس پاس کرنے والے طالب علم کے لئے وظیفہ کی مقدار تیس روپے ماہوار ہے۔ ایف۔ اے پاس کرنے والے کے لئے پینتالیس روپے ماہوار۔ اور بی۔ اے پاس کرنے والے کے لئے ساٹھ روپے ماہوار ہے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

جنگ میں بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اُن کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اِن نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ اُن کے موجودہ ایڈرسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا اُن کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد ہمیں فرمادیں۔

نوٹ:۔ اِس میں I.M.S میں بھرتی ہونے والے ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

جلسہ سالانہ اور عہدیداران محلہ جات قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک مقامی محلہ جات کے عہدہ داران کو ماہ مئی ۱۹۴۲ء میں بھجوائی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ نومبر ۱۹۴۲ء کے آخر تک اپنے اپنے محلہ کے دوستوں کا چندہ جلسہ سالانہ جس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر بحساب پندرہ فی صدی مقرر ہے۔ داخل خزانہ کرا دیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مقامی محلہ جات کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی بہت ہی قلیل رقمیں موصول ہوئی ہیں جس سے ثابت ہے۔ کہ اس کی وصولی کرنے میں بہت سستی سے کام لیا جارہا ہے۔ اب جبکہ ماہ حال کے صرف ۱۲ دن باقی ہیں۔ اور جلسہ سالانہ سر پر آرہا ہے۔ تمام عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ پوری توجہ اور تن دہی سے کام لے کر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان ــــ مرکز احمدیت

قابل دید بالکل نئے طرز کی کتاب ہے۔ خوبصورت مجلّد۔ مصوّر۔ تین سو سے زائد صفحات مرکز احمدیت کے تمام ضروری کوائف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر مگر مکمل سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں کا مکمل تذکرہ۔

قیمت دو روپے (عہ)

مصنفہ شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان پنجاب

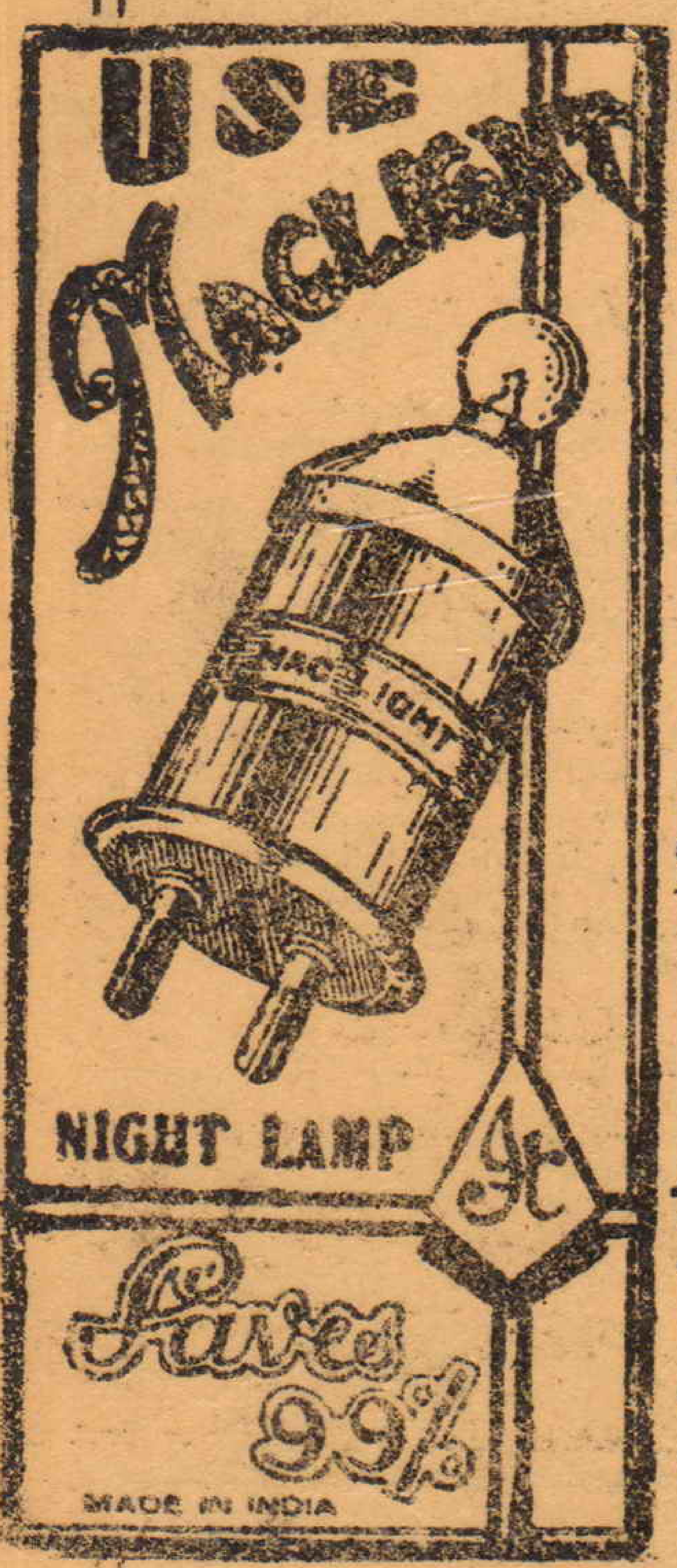

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔ ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

3-76

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہوتے اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جُدا ہو جاتا ہے اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خریدیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۱ر نومبر۔ آج کے سرکاری اعلان میں درج ہے کہ کل صبح ہماری فوجوں نے بن غازی پر قبضہ کرلیا۔ آٹھویں فوج کے اگلے دستوں نے اجیدابیا کے گردونواح میں دشمن سے مڈبھیڑ کی۔ سسلی کے ہوائی اڈہ پر کامیاب بم باری کی گئی۔ قریباً دو ہزار ٹن کے ایک جہاز پر بم گرائے گئے اور اسے آگ لگادی گئی۔ ایک اور جہاز پر بھی حملہ کیا گیا۔ کل رات برطانی جہازوں نے اٹلی پر بم باری کی۔ شمالی افریقہ پر اتحادیوں کے حملے کے بعد اٹلی پر یہ پینتیسواں حملہ ہے۔ ٹیورن پر بم برسائے گئے۔ یہ حملہ شدید ترین تھا جس سے بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ سسلی کے چار ہوائی اڈوں پر بم باری کی گئی۔ تاکہ دشمن ٹیونس کو کمک نہ پہنچا سکے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ الجزائر ریڈیو کا بیان ہے کہ اتحادی بکتر بند فوجیں ٹیونس کی سرحد کے پار بڑھ رہی ہیں۔ اتحادی چھاتا فوج دشمن سے مقابلہ کے بغیر مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ٹیونس کے جنوب مشرق میں بیس میل کے فاصلہ پر اتحادی اور محوری فوجوں میں تصادم ہوا۔ شہر ٹیونس اور بیزرٹا کے درمیانی علاقہ کے علاوہ ٹیونس کا سارا علاقہ اس وقت اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اتحادی جنوب کی طرف سے ٹیونس سے آگے نکل گئے ہیں۔ اور انہوں نے بیزرٹا اور ٹیونس کے درمیان محوری فوجوں کو پچاس میل کے تنگ علاقہ میں گھیرے میں لے لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ مارشل پیٹان کی طرف سے اختیارات ملنے اور فرانس کا ڈکٹیٹر مقرر کئے جانے کے بعد موسیو لاوال نے آج پہلی بار تقریر کی۔ جس میں کہا کہ آج حالات نہایت خطرناک ہیں۔ فرانس اپنی سلطنت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا فرانس کے مفاد کا تقاضا ہے کہ وہ جرمنی سے براہ راست تعاون کرے۔ شمالی افریقہ پر حملہ کرکے روز ویلٹ نے وہ حرکت کی ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ فرانس کے مفاد کی خاطر ہی ہم جرمنی سے دوستی قائم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ برطانیہ کی بحری وزارت نے بحیرۂ روم کے پانیوں کو جہازوں کیلئے خطرناک رقبہ بنانے کے لئے نئے اقدام کئے ہیں۔ اب ترکی کے پانیوں کے سوا سارے بحیرۂ روم کو جس میں فرانس اور سپین کی سرحد کے سامنے کا رقبہ بھی شامل ہے۔ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ جو جہاز اتحادی حکام کی اجازت کے بغیر اس رقبہ میں سے گزریگا۔ وہ اپنی ذمہ داری پر ایسا کریگا۔

سڈنی ۲۱ر نومبر۔ نیوگنی میں بونا اور گونا کے اڈوں پر قبضہ کرنے سے پہلے اتحادی فوجوں کو جاپانیوں سے سخت دست بدست لڑائی لڑنی پڑیگی۔ اس وقت تک جاپانیوں کے اڑھائی ہزار سپاہی مرچکے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ آج وزیر بحر مسٹر الیگزینڈر نے کہا۔ بحیرۂ روم کی فتح ایک عالمگیر اور فیصلہ کن فتح کا پیش خیمہ ہے۔ آپ نے کہا۔ اب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا ہے۔

کلکتہ ۲۱ر نومبر۔ گورنمنٹ ہاؤس سے اعلان کیا گیا ہے کہ آنریبل ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے جو گورنر کی وزارتی کونسل کے ممبر تھے استعفےٰ دیدیا ہے۔ گورنر نے ۲۰ر نومبر کو ان کا استعفےٰ منظور کرلیا۔ اور آنریبل مسٹر فضل الحق چیف منسٹر کو ڈاکٹر شیام پرشاد کی جگہ فنانس کا وزیر بھی مقرر کردیا۔

چنگنگ ۲۱ر نومبر۔ چنگنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چنگنگ سے کیانگسی جانے والی ریلوے لائن کو عنقریب ہی ٹریفک کے لئے کھول دیا جائیگا۔ یہ لائن جاپانیوں کے حملہ کی وجہ سے موسم گرما میں بند کردی گئی تھی۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ امریکہ کے محکمہ بحر نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمن ڈبکنی کشتیوں کا بیڑہ جبرالٹر سے پرے جمع ہوگیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کچھ ہونے والا ہے۔

ٹوکیو ۲۱ر نومبر۔ حکومت کوریا نے ایک بل پر مُہرِ تصدیق ثبت کردی ہے جس کے رُو سے کوریا کے ہر ایک فرد کو لازمی طور پر فوجی تربیت حاصل کرنی پڑیگی۔ آج باقاعدہ طور پر اس قانون کو نافذ کردیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی فوجی قوت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے۔

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ نئی دہلی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے برما کے مشہور جاپانی اڈے ماگوئے پر حملہ کیا۔ اس ہفتے میں اس سے پیشتر بھی ماگوئے پر بمباری کی گئی۔ جاپانی طیاروں نے برطانی طیاروں کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں سخت نقصان کے ساتھ بھگادیا گیا۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ برطانیہ کی وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی طیاروں نے گذشتہ رات اور آج صبح اٹلی پر دو خوفناک فضائی حملے کئے اور کئی ہزار پونڈ وزنی بم اٹلی کے فضائی اور فوجی اڈوں پر گرائے اور فوجی اجتماعات پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں بونا اور گونا کے درمیان تمام ساحل کے ساتھ ساتھ گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی ہے۔ جاپانی فوجوں کو ساحل کی طرف ہٹادیا گیا ہے اور فضاء میں زبردست لڑائیاں ہورہی ہیں۔ دشمن کا بھاری نقصان ہورہا ہے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ اٹلی کے مشہور صنعتی مرکز ٹیورن پر جو فضائی حملہ جمعہ کی رات کو ہوا۔ اس میں رائل ایر فورس کے بمبار طیاروں میں سے ہر ایک طیارے نے چار چار ہزار پونڈ کے ۵۴ بم گرائے۔ اسکے علاوہ ایک لاکھ دس ہزار پونڈ مادہ آتشگیر پھینکا گیا۔ اس ساری کارروائی پر پورا ایک گھنٹہ بھی صرف نہیں ہوا۔ گویا ایک منٹ میں چودہ ہزار پونڈ بم اور ایک سیکنڈ میں ایک سوتیس پونڈ مادہ آتشگیر کی بارش ہوتی رہی۔

ایکوڈور۔ ۲۱ر نومبر۔ ایکوڈور کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی امریکہ میں امریکی فوجوں کو ایکوڈور نے نہ صرف اپنے فضائی مستقر پیش کئے ہیں۔ بلکہ فوجی مراعات بھی عطا کی ہیں۔

لاہور ۲۱ر نومبر۔ آج صبح مسٹر جناح نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں مسلم لیگ کی پوزیشن کی وضاحت کی۔ سب سے پہلا سوال جو آپ سے پوچھا گیا۔ وہ یہ تھا کہ سکھوں کو آپ نے جو پیشکش کی تھی۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا؟ آپ نے کہا۔ ابھی تک سلسلۂ گفت و شنید جاری ہے۔ نیز کہا کہ متحدہ محاذ کے لئے ایک فریق کی کوشش بیسود ہے۔ اس کے لئے دونوں فریقوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت کانگرس کی پوزیشن یہ ہے کہ اسکے ایک ہاتھ میں پستول ہے۔ اس حالت میں کیا گفتگوئے مصالحت ہو؟ کانگرس کی موجودہ تحریک صرف برطانیہ کے خلاف نہیں۔ یہ ایک خانہ جنگی ہے۔ اور مسلمانوں کے خلاف بھی جنگ ہے۔ صلح کے لئے فضا ہی موجود نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا لیگ انتظام حکومت کی ذمہ داری سنبھالنے کو تیار ہے؟ آپ نے کہا کہ اگر برطانی حکومت لیگ کو ذمہ داری سونپے تو وہ اسے قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ ہم ہر پارٹی کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرینگے۔ ہم کانگرس کو ساتھ ملاکر یا اس کے بغیر جس طرح بھی ممکن ہو بہتر انتظام کریں گے۔

بھاگلپور ۲۰ر نومبر۔ مقامی سنٹرل جیل میں ۵ر ستمبر کو جو غدر ہوا تھا۔ اس کے مقدمہ کا فیصلہ سیشن جج نے سنادیا ہے۔ تین ملزموں کو موت تین کو عمر قید اور ۵۲ کو مختلف المیعاد قید کی سزائیں دی گئیں۔ ۱۵ ملزم بری کردئے گئے۔ قیدیوں نے جیل سے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ دو جیل افسروں اور ایک وارڈن کو ہلاک کردیا اور جیل کے اندر سرکاری مال کو تباہ کیا تھا۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ مراکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بائیزرٹا کی جرمن فوج کو کمک پہنچ گئی ہے۔ جرمنوں نے مزید فوج اور ٹینک بائیزرٹا میں اتار دئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ امریکہ کی اسلحہ ساز وزارت کے شائع شدہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اکیلا امریکہ۔ جاپان۔ اٹلی۔ اور جرمنی سے زیادہ طیارے بناتا ہے۔ جاپان۔ اٹلی۔ اور جرمنی ایک مہینہ میں ۲۰۰۰ طیارے تیار کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اکیلا امریکہ ایک مہینہ میں چار ہزار طیارے تیار کرتا ہے۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ۳ر نومبر کو جاپانیوں نے گوڈل کنال میں پندرہ سو سپاہی اتارے تھے۔ ان میں سے نصف کے قریب ہلاک ہوچکے ہیں اور باقی جنگل میں منتشر ہوگئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ جزائر فجی کے گورنر جنرل نے فجی پارلیمان کے اجلاس میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ امریکن فوجیں جو ہر قسم کے اسلحہ جنگ سے مسلح ہیں۔ جزائر فجی کی حفاظت کے لئے فجی پہنچ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ امریکہ کے وزیر بحری کرنیل ناکس نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ جزائر سالومن کی بحری جنگ میں جو ۱۳ر نومبر سے ۱۵ر نومبر تک لڑی گئی یعنی ۳ دن کے اندر جاپانیوں کے ۲۸ جنگی۔ مال بردار اور فوج بردار جہاز غرق کردئے گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر